© rasailojaraid.com

۱۱رجنوری (تہران) جمعیت علماء اسلام کے سربراہ سینٹر مولانا سمیع الحق اور ایران کے سابق صدر ڈاکٹر محمد خاتمی نے عراق افغانستان پاکستان اور ایران سمیت تمام مسائل پر کھل کر تفصیلی تبادلہ خیال کیا ہے۔ دونوں رہنماؤں میں آج صبح یہ ملاقات ون ٹو ون ڈاکٹر خاتمی کے دفتر میں ہوئی‘ جو دو گھنٹے تک جاری رہی۔ مولانا سمیع الحق نے عراق کی موجودہ صورتحال کی روشنی میں انہیں دشمن کی طرف سے پھیلائے جانے والے خدشات سے آگاہ کیا اور مشورہ دیا کہ ایران اپنے خلاف درپیش چیلنج میں شیعہ‘ سنی اور عربی‘ عجمی تفریق کے بغیر پوری امت مسلمہ کو ساتھ لے کر چلے اور اپنے لئے کوئی اور محاذ نہ کھولے اس وقت پاکستان بیرونی دباؤ کے باوجود نیوکلئیر پروگرام‘ ایران کی سالمیت اور بیرونی مداخلت سے تحفظ جیسے امور میں ایران کے ساتھ ہے اور دشمن کی جانب سے فرقہ وارانہ آگ کو بجھانے میں خود ایران کو موثر رول ادا کرنا چاہیے ورنہ مخالف طاقتوں کے پروپیگنڈا سے پوری امت میں تفرقہ پیدا ہونے سے ایران تنہا رہ جائے گا۔ ڈاکٹر خاتمی نے مولانا سمیع الحق کی باتوں سے مکمل اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ ایران نے عراق کو فرقہ وارانہ نقطہ نظر سے نہیں دیکھا نہ ہم نے کبھی عراق کے امور میں مداخلت کی ہے اور امت کے تمام علماء اور دانشوروں‘ سیاسی رہنماؤں کو بغیر گروہی تعصب کے موجودہ حالات کا سامنا کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ انہوں نے پاکستان میں تمام فرقوں کی ملکی یکجہتی کے لئے مولانا کی کوششوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ اس جدوجہد کی اس وقت شدید ضرورت ہے ایران اور پاکستان مل کر حالات میں بہتری لا سکتے ہیں۔ ملاقات میں افغانستان کی صورتحال بھی زیر بحث رہی۔ ڈاکٹر خاتمی نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ وحدت اسلامی افغانستان میں قائم رہے۔ پشتون‘ تاجک‘ شیعہ‘ سنی مسائل سے بھی دشمن کو افغانستان میں رہنے کا جواز فراہم ہوتا ہے۔ ڈاکٹر خاتمی نے مولانا سمیع الحق کو مشورہ دیا کہ آپ کو ضرور افغانستان کابل جانا چاہیے۔ آپ کی شخصیت تمام فرقوں کے لئے قابل قبول ہے۔ آپ کو افغانستان میں سیاسی استحکام کیلئے راستہ نکالنا چاہیے۔ مولانا سمیع الحق نے بھی افغانستان کے سلسلہ میں کئی تجاویز دیں۔

عراق کا ”ظالم“ اور مظلوم ہیرو صدام حسین کی شہادت

ع کٹی ہے برسرِ میداں مگر جھکی تو نہیں

عراقی صدر صدام حسین کی پوری زندگی نشیب و فراز سے پُر اور ہنگاموں سے لبریز تھی۔ زندگی بھر اس کا واسطہ اپنے چاہنے والوں اور اپنے سیاسی مخالفین سے رہا۔ اس کی زندگی اور شخصیت کے بہت سے پہلو رہے ہیں جن سے اختلاف کیا جاتا رہا ہے اور ہم نے بھی کُھل کر اپنے وقت پر اس کے بعض جذباتی فیصلوں پر مثبت تنقید کی ہے۔ بہر حال وہ ایک سیاسی لیڈر اور اپنی وضع کا منفرد حکمران تھا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ بھی تو ایک انسان ہی تھا۔ جن سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

غلطیوں اور گناہوں کا سرزد ہونا ایک فطری بات تھی۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ اس کا خاتمہ کس انداز سے ہوا؟ اور اس کی پُرآشوب زندگی کے آخری ماہ وسال کس جبروتی قوت اور شیطانی طاقت کے خلاف کٹے ؟ اس بہادر انسان نے زندگی بھر کی چھوٹی بڑی غلطیوں کا مداوا اس انوکھے انداز سے کیا کہ مسلم خوابیدہ کا یخ بستہ بدن اس کی شہادت سے شعلہ جوالہ بن گیا۔ مجاہدین اسلام کے لئے اس کی شہادت کا منظر حیات جاوداں کا سامان فراہم کر گیا۔ جلتی پر تیل کا کام اس کے خون ناحق نے کر دکھایا۔ اور عراق میں شعلہ حریت آتش فشاں کی مانند رخ اختیار کر گیا اور اس میں امریکہ اور نیٹو کے فوجی تیزی سے جہنم رسید ہونا شروع ہو گئے۔ صدام کی مقبولیت میں اس وقت اور اضافہ ہونے لگا جب اس نے صدق دل سے امریکہ سے براہ راست ٹکر لینی شروع کی تو اس کے جرات رندانہ اور شجاعت وغیرت کے مظاہروں نے ایک عالم کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔ اس نے امریکی غرور کا سر عراق کی گلیوں اور میدانوں میں روند ڈالا۔ اس نے بہادری اور اسلامی حمیت کا ایسا نیا انداز اپنایا کہ موجودہ اسلامی حکمرانوں اور سیاسی قائدین کی زندگیاں اس جذبے سے قلاش ہیں۔ اس نے عدالت میں قرآن کے سایہ میں ظالم اور جابر امریکی ایجنٹوں اور ججوں کو اپنے زوردار دلائل اور اپنے انداز تخاطب سے گنگ بنا دیا تھا۔ وہ مرتے دم تک کبھی بھی امریکی رعب اور اس کے تسلط کو خاطر میں نہیں لایا۔ اپنی گردن تختہ دار پر تڑوا دی لیکن امریکہ کے آگے جھکائی نہیں۔ ہمیشہ شیر کی طرح جیا اور شیر کی طرح زندگی بسر کی۔ اسلیے اس نے پھانسی کا پھندہ خوشی سے قبول کیا اور اس آن، بان، شان سے عید قرباں کے مبارک دن قربانی دینے مقتل گیا کہ رہتی دنیا تک اس کی قربانی اور سرفروشی کی داستاں تاریخ میں امر رہے گی۔

جس دھج سے کوئی مقتل میں گیا وہ شان سلامت رہتی ہے
یہ جان تو آنی جانی ہے اس جان کی کوئی بات نہیں

یہاں یہ امر قابل افسوس نہایت ہی دردناک ہے کہ صدام کی پھانسی کے موقع پر مقتدیٰ صدر اور اسکی ملیشیا کے گھناؤنے کردار نے پورے عالم اسلام کو مزید خطرات سے دوچار کر دیا ہے۔ ع سادگی اپنوں کی دیکھ اوروں کی عیاری بھی دیکھ اور اسکی ذاتی لڑائی نے شیعہ سنی اختلاف کو عراق، اور پورے عالم اسلام میں مزید ہوا دی۔ امریکہ نے حسب سابق بڑی ہوشیاری و عیاری کے ساتھ اختلافات کا نیا دروازہ ان لوگوں کے ذریعے امت میں کھول دیا اور عراق میں شیعہ سنی جھگڑے نے مزید ہزاروں بے گناہ عراقیوں کی زندگیوں کے چراغ بجھا دیئے۔ مسجدیں، امام بارگاہیں اور تاریخی مقامات خود عراقی تباہ کر رہے ہیں۔ یہ صورتحال امت مسلمہ کی بہتری اور عراق کی آزادی کیلئے تباہ کن ہے۔

بہرحال صدام حسین کی شہادت تاریخ کا بہت بڑا سانحہ ہے اس کے اثرات تادیر رہیں گے شاید بدقسمت سرزمین عراق کے لئے صدام کی پھانسی ایک نئی صبح امید اور طلوع آزادی کی نوید ثابت ہو۔

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

© rasailojaraid.com